انہوں نے کہا کہ جمائما کی وفاداریاں منقسم ہیں لہٰذا انہیں خاموش ہی رہنا چاہیے۔ تاہم جمائما نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ میرے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں ماضی میں بھی دھمکی آمیز خطوط موصول ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہودی مخالف نہیں ہوں کیونکہ میرے خاندان کے بیشتر افراد اس عقیدے سے متعلق ہیں۔ جمائما نے بتایا کہ بی بی سی نے اس آرٹیکل پر ٹاک شو میں شرکت کی دعوت دی تھی تاہم عمران نے مجھے روک دیا۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۳ نومبر ۲۰۰۰ء)

سندھو دیش کے لیے امریکہ سے مدد کی درخواست

حیدرآباد (نوائے وقت بیورو رپورٹ) جئے سندھ قومی محاذ سمیت متعدد قوم پرست جماعتوں نے سندھ کی علیحدگی اور سندھو دیش کے قیام کے لیے اقوام متحدہ اور امریکہ سے مدد طلب کر لی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق ایک حساس ادارے نے حکومت کو حالیہ تازہ رپورٹ میں کہا ہے کہ حال ہی میں جسقم نے ایک طویل ترین برقیہ میں اقوام متحدہ اور امریکہ کو لکھا ہے کہ پاکستان اس وقت کرپشن اور بدامنی کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ یہاں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی کے تحت صوبے کے عوام کے حقوق غصب کر کے بنیاد پرستوں کی سرپرستی کے ذریعے مسلسل خطرہ ہے۔ علاوہ ازیں سندھ کی علیحدگی کے لیے سندھی عوام میں پوسٹرز اور ہینڈ بل تقسیم کرنے کے لیے تیار کر لیے گئے ہیں۔ امن و عوام کو متاثر کرنے کی کوشش جاری ہے جس کی بنیاد پر سندھ میں کسی بڑے بحران اور خانہ جنگی کا خطرہ ہے۔

(ہفت روزہ نوائے وقت سکاٹ لینڈ ۳ تا ۹ نومبر ۲۰۰۰ء)

۷۲ فیصد امریکی مسلمانوں نے بش کو ووٹ دیا' سروے رپورٹ

واشنگٹن (نمائندہ جنگ) امریکہ میں مسلمانوں کی ۷۲ فیصد تعداد نے ریپبلکن صدارتی امیدوار جارج بش کو ووٹ دیا۔ مسلمان امریکی ووٹروں کے سروے کے نتائج کے مطابق ۷۲ فیصد نے ووٹ دینے کا اقرار کیا۔ یاد رہے کہ امریکی مسلمانوں کی تنظیم نے جارج بش کو ووٹ دینے پر زور دیا تھا۔ ۹۴ فیصد مسلمان ووٹروں نے کہا کہ وہ اس حمایت سے واقف تھے۔ اس سروے میں شامل ووٹروں میں ۶۱ فیصد مرد تھے اور ان کی عمر ۳۹ یا اس سے کم تھی۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ۶ ملین بتائی جاتی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۹ نومبر ۲۰۰۰ء)

بھارتی مسلمانوں کی صورت حال

نئی دہلی (این این آئی) بھارت کے سرکردہ مسلمان نمائندوں اور بھارت کے سیاسی رہنماؤں و دانشوروں نے مسلمانوں کی ابتر حالت کی ذمہ داری کانگریس اور بی جے پی پر عائد کی ہے۔ بھارتی سیاست میں مسلمانوں کے مستقبل کے موضوع پر نئی دہلی میں منعقدہ سیمینار میں بھارت کے دانشوروں اور سیاسی رہنماؤں نے کہا' یہ تشویش کی بات ہے اور بھارت میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کی نمائندگی پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں کم ہوتی جا رہی ہے۔ انتخابات میں مسلم رائے دہندگان کے ووٹوں کا تناسب بھی تیزی سے کم ہو رہا ہے جو ۳۵ فیصد تک نیچے آ گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان بھارت کے سیاسی نظام پر مکمل عدم اعتماد کر رہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے صدر ملائم سنگھ یادیو نے کانگریس پر شدید تنقید کرتے ہوئے کانگریس نے اپنے طویل دور اقتدار میں نام نہاد سیکولرازم پر عمل کیا جس سے بی جے پی جیسی ہندو انتہا پسند جماعت کو فائدہ پہنچا۔ صحافی جاوید اختر نے کہا کہ کانگریس کے دعوے اس کے عملی کردار سے مطابقت نہیں رکھتے۔ کانگریس سمیت کسی بھی جماعت نے مسلمانوں کی پسماندگی دور کرنے پر توجہ نہیں دی بلکہ مسلمانوں کو جان بوجھ کر ہر شعبہ زندگی میں پیچھے رکھا گیا۔ روزگار' خواندگی' سرکاری و نجی ملازمتوں اور سیاسی نمائندگی کے معاملات میں مسلمانوں کے حقوق غصب کیے گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف بھارتی حکومتوں کی مخالفانہ کاروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی صورت حال کے بارے میں ۱۹۸۰ء کے گوپال کمیشن کی رپورٹ آج تک پارلیمنٹ میں پیش نہیں کی گئی جس میں مسلمانوں کی حالت شودروں (اچھوتوں) جیسی بیان کی گئی ہے۔ سیمینار سے صحافی شاہد صدیقی مولانا انوار الحق قاسمی' مارکسی کیمونسٹ پارٹی کے رہنما سیتارام جیسوری اور ممتاز صحافی کلدیپ نیر نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ حالیہ برسوں میں بھارت کے تمام شعبوں میں مسلمانوں کی شراکت مسلسل کم ہو رہی ہے اور اس صورت حال سے بھارت میں بسنے والے مسلمان اپنے حقوق کے لیے الگ راستہ اپنانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ بھارتی حکومتوں کو مسلمانوں کے ساتھ مخاصمانہ اور غیر مساویانہ سلوک ترک کر دینا چاہیے اور انہیں تمام شعبوں میں ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی اور ملازمتیں دی جانی چاہئیں تاکہ وہ بھارت کی ترقی میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۹ نومبر ۲۰۰۰ء)

عائلی قوانین میں ترمیم کے بل پر عیسائی تنظیموں کا احتجاج

نئی دہلی (جنگ نیوز) بھارت کی عیسائی تنظیموں نے بھارتی حکومت کی مرکزی کابینہ کی طرف سے عیسائیوں کے لیے طلاق کے قوانین میں تبدیلی پر شدید تنقید کی ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق بھارتی کابینہ نے جمعرات کو عیسائی مرد یا خواتین کی طرف سے طلاق حاصل کرنے کے قانون میں ترمیمی بل ۲۰۰۰ء پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کیتھولک بشپس کانفرنس آف انڈیا کے ترجمان ڈومینک امپانوئل نے کہا کہ حکومت بھارت کے ۸۷ فیصد عیسائیوں کی ترجمان تنظیم کی منظوری کے بغیر کس طرح ترمیم کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۹ نومبر ۲۰۰۰ء)

تعارف کتب

ڈاکٹر مراد ولفورڈ ھوف مین کے خطبات

ڈاکٹر مراد ولفورڈ ھوف مین معروف جرمن دانش ور ہیں جو جرمن وزارت خارجہ کے اہم عہدوں کے علاوہ نیٹو کے ڈائریکٹر انفارمیشن اور مراکش میں جرمنی کے سفیر کے منصب پر بھی فائز رہے ہیں اور اسلام قبول کرنے کے بعد مغرب میں اسلام کے تعارف اور اسلام اور مغرب کے درمیان موجودہ عالمی تہذیبی کشمکش کے حوالہ سے مسلسل اظہار خیال کر رہے ہیں۔ انہوں نے سال رواں کے دوسرے ماہ میں انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد کی دعوت پر کراچی لاہور اور اسلام آباد میں انہی عنوانات پر چار لیکچر ارشاد فرمائے جن کا اردو ترجمہ "انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز" نے اپنے سہ ماہی جریدہ "مغرب اور اسلام" کی خصوصی اشاعت میں شائع کر دیا ہے۔ یہ خطبات مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کی دینی و تہذیبی صورت حال اور مغرب اور عالم اسلام کی ثقافتی کشمکش کے تاریخی و معروضی پس منظر کو سمجھنے کے لیے بہت مفید ہیں اور دینی تحریکات کے کارکنوں کو ان کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس شمارہ کی قیمت پینسٹھ روپے ہے اور بک ٹریڈرز بلاک ۱۹ مرکز ایف سیون اسلام آباد سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

چند نئے نصابی کتابچے

مولانا محمد اکرم ندوی ہمارے فاضل دوست ہیں' آکسفورڈ میں مقیم ہیں اور آکسفورڈ سنٹر فار اسلامک سٹڈیز میں علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے آج کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے دینی مدارس کے نصاب میں شامل کرنے کے لیے مختلف علوم وفنون میں بنیادی رسائل مرتب کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو خاصا مفید اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اب تک مندرجہ ذیل کتابچے شائع ہوئے ہیں:

۱. مبادی فی اصول التفسیر
۲. مبادی فی اصول الحدیث والاسناد
۳. مبادی فی علم اصول الفقه
٤. مبادي التصريف
٥. مبادي النحو

ان رسائل میں مذکورہ علوم کے مختصر تعارف کے ساتھ ان کے ضروری مباحث کو ابتدائی درجہ کے طلبہ کے لیے عربی میں آسان انداز میں مرتب کیا گیا ہے اور ہمارے خیال میں ان علوم میں بڑی کتابوں سے قبل ان کتابچوں کی تدریس طلبہ کو ذہنی طور پر ان علوم وفنون کے لیے تیار کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی استعداد میں اضافہ کا باعث بھی ہوں گے۔ اس لیے دینی مدارس کو ان سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔

ان رسائل کے حصول کے لیے مولانا محمد اکرم ندوی سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

34 Cranley Road Headington
Oxford, OX3 8BW, (UK)

جواب مقالہ

ایک مجلس میں تین طلاقوں کے واقع ہونے کے بارے میں جمہور فقہاء اور سلفی حضرات کے درمیان مناقشہ صدیوں سے جاری ہے۔ چاروں فقہی مذاہب کے جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ صراحتاً تین طلاقیں دینے سے تین ہی واقع ہوتی ہیں مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ان کے پیروکاروں کا موقف تین طلاقوں کی صراحت کی صورت میں بھی ایک طلاق واقع ہونے کا ہے۔ اس سلسلہ میں گوجرانوالہ کے اہل حدیث عالم دین مولانا محمد امین محمدی نے "مقالہ" کے عنوان سے اپنے دلائل پیش کیے ہیں اور جمہور فقہاء کے موقف کی تغلیط کے لیے دلائل دیے ہیں جس کے جواب میں مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے استاذ حدیث مولانا حافظ عبد القدوس قارن نے "جواب مقالہ" کے عنوان سے ان کے دلائل کا جواب دیا ہے اور جمہور فقہاء کے موقف کو قرآن و سنت اور ائمہ عظام کی تصریحات کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ۷۲ صفحات پر مشتمل اس کتابچہ کی قیمت ۳۵ روپے ہے اور اسے عمر اکادمی نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنے دور کے عظیم مجاہد اور عارف باللہ تھے۔

جنہوں نے سلوک و احسان کی مسند آباد کرنے کے ساتھ ساتھ فرنگی استعمار کے خلاف جہاد میں بھی حصہ لیا اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے۔

حضرت حاجی صاحب کو علماء دیوبند کے سب سے بڑے روحانی بزرگ اور پیشوا کا درجہ حاصل ہے اور علماء دیوبند سے ہٹ کر اس دور کے دیگر بڑے بڑے علماء اور مشائخ بھی حضرت حاجی صاحبؒ کے ساتھ تعلق ارادت رکھتے تھے۔ ہمارے فاضل دوست حافظ محمد اقبال رنگونی ؒ نے حضرت حاجی صاحبؒ کے حالات اور ارشادات و فرمودات کے حوالہ سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مواعظ اور تحریرات میں سے ایک جامع اور خوبصورت انتخاب زیر نظر کتابچہ میں پیش کیا ہے۔ ۱۳۶ صفحات کے اس کتابچہ کی قیمت دو برطانوی پونڈ ہے اور اسے مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

Islamic Academy, 19 Chorltonterrece,
Off upper Brook Street Manchester 13, (UK)

صحت اور جدید ریسرچ

حاصل پور کے جناب محمد زاہد راشدی نے انتہائی عرق ریزی اور محنت کے ساتھ اس موضوع پر معلومات کا ایک بیش بہا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ اسلامی عبادات' تعلیمات اور اخلاقی اقدار میں انسان کی ذہنی' جسمانی اور روحانی امراض کا موثر علاج پوشیدہ ہے اور اسلام ایسا دین فطرت ہے جس کے احکام و تعلیمات پر صدق دل سے عمل کر کے انسان نہ صرف اخروی نجات سے بہرہ ور ہوتا ہے بلکہ اس دنیا میں بھی ذہنی پریشانیوں' جسمانی بیماریوں اور اخلاقی ناہمواریوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور انسانی معاشرہ کے پاس اپنے مسائل و مشکلات کے حل کے لیے اسلام کی ان فطری تعلیمات کی طرف واپسی کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ سوا چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار المطالعہ بالمقابل جامع مسجد بازار والی حاصل پور ضلع بہاول پور نے عمدہ کتابت و طباعت اور خوبصورت جلد کے ساتھ پیش کی ہے اور اس کی قیمت ایک سو ساٹھ روپے ہے۔

قادیانیت پر دو معلوماتی کتابیں

جناب محمد طاہر رزاق جس تندہی اور جوش و جذبہ کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے محاذ پر سرگرم عمل ہیں وہ بلاشبہ لائق رشک ہے اور بعض مضامین و رسائل کی زبان اور اسلوب میں بے جا تندی و تلخی کے احساس کے باوجود ان کی مسلسل محنت پر ان کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے ان کی دو نئی کتابیں ہیں۔ ایک میں "جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا" کے عنوان سے انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے مشائخ' علماء اور کارکنوں کے اس مشن کے ساتھ جذب و کیف کے واقعات کو جمع کیا ہے اور دوسری کتاب میں "قادیانی غداروں کی تلاش" کے عنوان سے انہوں نے اسلام اور پاکستان کے خلاف مختلف مواقع پر قادیانی حضرات کی سازشوں کے بارے میں مفید معلومات کو یکجا کیا ہے۔ دونوں کتابوں کے صفحات دو سو سے زائد ہیں اور طباعت و کتابت نیز جلد معیاری ہے اور دونوں کی قیمت ۹۰' ۹۰ روپے ہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان سے طلب کی جا سکتی ہے۔

پاکستان میں ہر فرد ۲۵ ہزار روپے کا مقروض ہے

کراچی (نیشن نیوز) پاکستان کے ذمہ یکم جون ۲۰۰۰ء کو غیر ملکی قرضے کا بوجھ ۳۷.۳۰۴ بلین ڈالر (۳۷ ارب ۳۰ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر) تھا۔ یہ بات سٹیٹ بینک آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں پاکستان کی ۱۴ کروڑ آبادی کا ہر بالغ فرد اوسطاً ۲۶۶ ڈالر سے زائد غیر ملکی رقم کا مقروض ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی حکومت پر اندرون ملک قرضے کا بوجھ بھی ۱۵۵۸.۸ بلین روپے (تقریباً ۵۵۹ ارب روپے) ہے جو پاکستان کے ہر فرد پر ۱۱۱۳۳ روپے کے قرضہ کے مساوی ہے۔ اسی طرح قرضوں کا بوجھ پاکستان کی مجموعی سالانہ پیداوار کے ۹۷.۵ فیصد کے برابر ہے جو کسی بھی آزاد ملک کے لیے باعث افتخار نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق ملکی قرضے مجموعی قومی پیداوار کا ۴۹.۱ فیصد اور غیر ملکی قرضے ۴۸.۴ فیصد کے مساوی ہے۔ رواں سال میں پاکستان کے روپے کی قیمت بتدریج اور مسلسل کمی سے جب پاکستان پر غیر ملکی قرضے کا بوجھ بڑھتا گیا ہے جبکہ ملکی قرضے میں بھی رپورٹ کے مطابق غیر صحت مندانہ اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کو ان بھاری قرضوں پر سود کی بھی بھاری رقوم ادا کرنا پڑتی ہیں۔ چنانچہ ۳۰ جون کو ختم ہونے والے سال میں اس مد میں ۳۳۸.۲ بلین روپے ادا کیے گئے جو پاکستان کی آبادی کے اعتبار سے اوسطاً فی کس ۲۴۱۶ روپے کے مساوی ہے۔ ان میں سے ۱۴۸.۱ بلین روپے غیر ملکی مد میں اور ۱۸۹.۶ بلین روپے ملکی قرضوں کی مد میں ادا کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق غیر ممالک میں مقیم پاکستانی وطن کو جو رقوم بھیجتے ہیں ان میں گزشتہ پانچ سال سے مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ اب یہ مجموعی طور پر صرف ۹۱۳.۵ ملین ڈالر (۹۱ کروڑ) رہ گئی۔ ۱۹۹۶ء میں یہ رقم ۱۲۲۷.۵ ملین ڈالر (۱۲۳ کروڑ) تھی۔ اس دوران پاکستان کو سعودی عرب سے جو تعاون حاصل ہوا تو اس کی وجہ سے پاکستان کو ۸۰۰ ملین ڈالر کی رقوم ادا کرنے میں بچت ہوئی۔ سعودی عرب کے تعاون کی شکل یہ تھی کہ اس نے تیل کی قیمت کی وصولی موخر کر دی تھی۔ ایک اور تشویش ناک بات امریکہ اور برطانیہ میں موجود اوورسیز پاکستانیوں کی جانب سے ترسیل زر میں کمی کا رجحان ہے۔ ان ممالک میں ہنڈی سسٹم متوازی طور پر ترسیل زر کا کام کر رہا ہے۔ مگر ان ممالک میں ہنڈی سسٹم چلانے والوں کو دیے جانے والے پریمیم کی شرح خلیجی ممالک سے کہیں کم ہے۔

(ہفت روزہ نیشن لندن ۔ ۱۰ تا ۱۷ نومبر ۲۰۰۰ء)